

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

# نور افشاں

حقیقی نور تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو


| | | |
|---|---|---|
| جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودھیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۶ء | نمبر ۵۲ |


## گلدستہ خبرات

سابق وزیر اعظم کی دختر مس الزبتھ ایکوتھ کی نسبت امریکن سفیر مسٹر گبسن کے ساتھ لندن میں ہوگئی۔ مبارک۔

ساڑھے چار فیصدی سود پر آسٹریلیا میں نیا جنگی قرضہ ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ کا کھولا گیا ہے سنہ ۱۹۲۵ء میں واجب الادا ہوگا۔

لندن کی ہر کلیسیا کی عبادت میں مسٹر ولسن کے نوٹ بابت صلح پر بہت سے سرمن دیئے گئے انہیں بے وقت صلح کے خطرات کا اور متخاصمین کے مقاصد کو باہم آمیز کر دینے کی غلطیاں ظاہر کی گئیں۔

اتوار کے روز ایک بج کر ۴۲ منٹ پر ۱۵۰ میل کے فاصلہ پر ایک ہلکا سا جھٹکا بھونچال کا شمار میں محسوس ہوا۔

بگلی (واقعہ وسط ہند) کے ٹھاکر صاحب نے خندقوں کے سپاہیوں کے لئے بڑے دن کے تحفوں کے واسطے مبلغ پانسو روپے عطا فرمائے

ہفتہ مختتمہ ۹ دسمبر میں دہلی میں ۲۶۲ پیدائش اور ۱۴۷۵ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔

مدراس احاطہ میں امسال ۴۴۹۹۰۰ ایکڑ زمین میں نیل کی کاشت ہوئی ہے۔

آج ہماری سرکار کے پاس ایسی توپ ہے جو تیس میل تک مار کرتی ہے۔ اور جس کی زد سے چار فیٹ موٹی آہنی دیوار میں شگاف ہو جاتا ہے

آسٹریا میں تمام گرجوں کے گھنٹوں پر فوجی افسروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ان کو گلا کر سامان جنگ تیار کیا جائے گا۔

امریکہ نے فرانس کے یتیموں کے لئے سوا کروڑ ڈالر کا ایک فنڈ قایم کرنے کی تحریک کی ہے اس سے ان بچوں کی اس عمر تک پرورش اور تعلیم کی جائیگی جب تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔

سنہ ۱۹۱۵ء میں جاپان نے دو کروڑ پونڈ قیمتی سامان جنگ روس کو دیا ہے۔

اس شکریہ کے لئے روس نے گرینڈ ڈیوک میکالووچ کو ٹوکیو میں بھیجا ہے۔

یہ تمام سامان جنگ جاپان نے روس کو امریکہ کی بہ نسبت بہت ہی سستے داموں پر مہیا کیا ہے۔

جاپان نے نیویارک امریکہ سے لندن کو ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ طلائی منتقل کر کے برطانیہ عظمیٰ کی امداد کی ہے۔

برہما کے جنگی فنڈ کا چندہ اب بیس لاکھ روپیہ تک پہونچ گیا ہے۔

کراچی کے واٹر ورکس کی مشین بگڑ جانے کے سبب سے وہاں پانی کا اس قدر قحط ہو گیا تھا کہ ہر کو ایک گھڑا پانی ملتا تھا۔ العریشن کی ازسرنو فتح سے ترکوں میں بڑی بھاری زد پڑی ہے۔

# تار برقیات

**تمام وزیر اعظم مدعو ہوئے ہیں۔**

**لنڈن ۲۶ دسمبر** ٹائیمز نامے انگریزی اخبار خبر دیتا ہے کہ تمام ممالک محروسہ کے وزیر اعظم ایک کانفرنس میں مدعو کئے گئے ہیں۔ اس کانفرنس یا جنگی کونسل کے مسلسل اجلاس ہونگے۔ اور اسمیں جنگی نظم و نسق اور ان مسائل پر بحث مباحثے ہونگے جن پر جنگ کے بعد عملدرآمد ہوگا۔ اور خاص کر ان سے شرائط صلح پر مشورہ ہوگا۔ بعد کی خبر ہے کہ سکرٹری نوآبادیات نے تمام ممالک محروسہ کو کل ذیل کا تار بھیجا ہے۔

"اعلیٰ حضرت کی گورنمنٹ معمولی شاہی کانفرنس کے انعقاد پر نہیں بلکہ سلطنت کی ایک خاص جنگی کانفرنس کے انعقاد پر غور کر رہی ہے۔ اس لئے گورنمنٹ تمہارے وزیر اعظم کو جنگی کانفرنس کی خاص متواتر میٹنگوں پر حاضر ہونے کی دعوت دیتی ہے۔ اور ان میں ایسے سوالات پر غور کیا جائیگا۔ جو اجرائے جنگ سے نتیج ہوتے ہیں۔ اور وہ ممکن شرائط تجویز کیجائینگی۔ جن کے بموجب اتفاق رائے اتحادیاں ہم صلح پر رضامند ہو سکتے ہیں۔ اور ان مسائل پر غور کیا جائیگا جو صلح کے بعد ظہور میں آئیں گے۔ ان اجلاس کے مقاصد کے لئے تمہارا ایک ممبر وار کیبنیٹ کا ممبر ہوگا امور بحث طلب کی ضرورت اور اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع کیجاتی ہے کہ تمہارا وزیر اعظم اختتام ماہ فروری سے پہلے یہاں آجائیگا۔ یا اگر وہ خود نہ آسکے تو کوئی اپنا عوضی بھیجدے۔"

**روس کا عزم بالجزم**

**لنڈن ۲۷ دسمبر** پیٹروگراڈ۔ روس کے نئے وزیر خارجہ ایم۔ پوکرووسکی نے آج نمائندگان مطابع کے روبرو ایک ضروری بیان کیا۔ اس نے کہا کہ جنگ کے بعد روس فرانس اور برطانیہ عظمیٰ کے درمیان فوجی اتحاد کا استحکام ایک نہایت نزدیکی اتحاد کفایت شعاری کے ذریعہ سے پایہ تکمیل کو پہونچیگا۔ جنگ برابر جاری رہیگا۔ تاوقتیکہ فیصلہ کن فتح حاصل ہو۔ مسٹر ولسن کا نوٹ حالت موجودہ کو متغیر نہیں کر سکتا۔ اتحادی سلطنتیں اس کا پورا پورا جواب دیں گی مگر مسٹر ولسن کی پیش کردہ تجویز کو نظر انداز کر کے وہ برابر جنگ کرتی رہیں گی تاوقتیکہ پائمال شدہ ممالک از سر نو بحال ہو جاویں۔ اور چھوٹی چھوٹی قوموں کی ہستی امن و امان کے ساتھ قایم رکھنے کی تجاویز پر پورا پورا عمل ہو جائے۔ اور دنیا کی کوئی بھی قوم آئندہ جنگ کا امکان کلیتہً جاتا رہے۔ ایم پوکرووسکی نے مزید فوجی تجاویز پیش کیں جن سے دوائی (؟) ملون مزاجیوں کا کماحقہ انجام ہو جائے۔

**مغربی رزمگاہ**

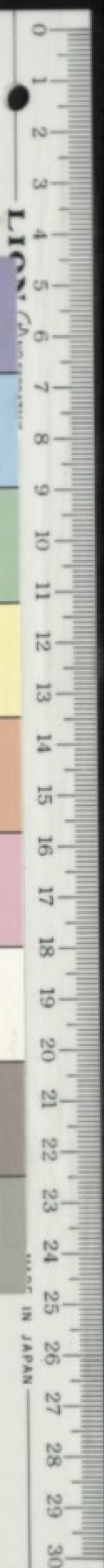
**لنڈن ۲۵ دسمبر** ایک برطانوی مراسلہ مظہر ہے کہ ہم نے بیومونٹ ہیمل کے مضافات میں خندقوں پر یورش کی اور بہت سے آدمی اسیر کر لئے ہم نے میسنس کے مغرب میں زہریلی گاس چھوڑی اور کامیاب ہوئے۔ دشمن نے اونٹ سول سے گولہ باری کی مگر کچھ نقصان نہیں ہوا۔ ۲۰ تاریخ کو اور اس کے شمال میں جو ہم نے یورش کی اس میں ہم جارسوگز کے محاذ پر دن دہاڑے خندقوں کی دو قطاروں میں گھس گئے۔ اور تمام مقاصد آگے ۲۴ تاریخ کی شام اور ۲۵ تاریخ کے سہ پہر کے فرانسیسی مراسلات پر جوش گولہ باری کا خصوصًا دریائے میوز کے دہنے کنارے پر اور بعض دشمن کے چھوٹے چھوٹے حملات کا ذکر کرتے ہیں۔ علاقہ رانی میں فرانسیسی دستے ایک جرمن خندق میں گھس گئے۔ ساتنیں خندق بھاری نقصان اٹھا کر فرار ہو گئے۔

**لنڈن ۲۶ دسمبر** ایک برطانوی مراسلہ راوی ہے۔ ہم نے لنز کے جنوب مغرب میں اور امینٹیرس کے مشرق میں ایک کامیاب یورش کی اور کچھ آدمی قید کر لئے۔ دشمن نے سینٹ ایلوئی کے جنوب میں ایک سرنگ اڑا دی۔ مگر جو نقصان اس سے ہوا وہ خفیف تھا۔ ہم دریائے سومے کے شمالی صد مقامات کے موریچوں پر جو دشمن نے بنائے تھے باقاعدہ طور پر گولہ باری کی۔ اور ہر جگہ بہت نقصان کیا۔ دریائے سومے پر دشمن کی تین ہوائی کلیں نیچے آرہیں۔

**لنڈن ۲۵ دسمبر** مصر کا ایک سرکاری پیغام اس نتیج پر ہے کہ ہمارے سوار دستوں نے میگدباہ میں ایک مستحکم مکان پر قبضہ کر لیا۔ اور ۱۱۳۰ آدمی دو توپیں اور بہت سا لوٹ کا مال لے لیا۔ دشمن کے بیشمار آدمی مارے گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے بم کے گولوں اور کلدار توپوں کے ذریعہ ہمارے ساتھ مل کر کام کیا۔ ہمارے طیارے دشمن کو سراسیمہ کر رہے ہیں۔

**روسی رومانوی رزمگاہ۔**

**لنڈن ۲۵ دسمبر** ایک روسی مراسلہ مظہر ہے کہ دشمن نے بار بار کوشش کی مگر سولدیوی محاذ پر وادیٔ یوسا میں بلندیوں پر کہ پھر قبضہ نہ کر سکا اس وادی کے ڈھلوانوں پر چہار سمت دشمن کی لاشیں ہی لاشیں پڑی نظر آتی تھیں۔ ددنشیا پہاڑ نہیں دریائے قفیو کے علاقہ میں اکثر مقامات پر رومانوی فوجیں





# ایڈیٹوریل نوٹس

## سنہ ۱۹۱۶ء و سنہ ۱۹۱۷ء

یہ ایک بڑا سنجیدہ خیال ہے کہ انسان کی زندگی محدود ہے۔ لمحوں کے بعد لمحے گذرتے جا رہے اور گھنٹوں کے بعد گھنٹے یکے بعد دیگرے چلے جا رہے ہیں۔ اور دنیا میں کسی شئے کو بھی پائے داری اور قیام نہیں۔ ایک دھوپ گھڑی پر کا نوشتہ زندگی پر کیا خوب چسپاں ہوتا ہے کہ "گھنٹے گذر رہے ہیں اور ہمارے حساب میں شمار ہوتے جا رہے ہیں"۔ بڑے بڑے داناؤں اور عالموں نے وقت کی بے ثباتی پر درد سے بھرے ہوئے اور پر حقیقت مضامین لکھے ہیں۔ اپنی نصیحت کے لئے ان میں سے چند ایک کا بیان ہم اقتباس کرتے ہیں۔ شکسپیر کہتا ہے "یہ ساری دنیا تھیئٹر کا چبوترہ ہے۔ اور تمام مرد و زن اس پر محض تماشہ کرنے والے ہیں۔ ان کا آنا جانا دخل اور مخرج ہے"۔ ٹینی سن اپنی نظم "بڈھے سال کی وفات" میں کہتا ہے "اس کا چہرہ تیز اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ افسوس کہ ہمارا دوست گذر گیا۔ اس کی آنکھیں بند کر دو اور اس کی ٹھوڑی باندھ دو۔ لاش سے دور جاؤ اور اس کو اس چیز میں رکھ دو جو وہاں کھلی پڑی ہوئی ہے۔ اور دروازہ پر موجود ہے۔ فرش پر۔ اے میرے دوست نیا قدم ہے۔ اور اے میرے دوست! دروازہ پر ایک نیا چہرہ نظر آ رہا ہے۔ ان ایک نیا چہرہ دروازہ پر۔ ایک مرتب کانول ہے"۔ اپنے دلوں پر لکھ لو کہ "سال کا ہر ایک دن سب سے بہتر ہے"۔ کسی شخص نے اس وقت تک کبھی نہیں سمجھا۔ جب تک کہ وہ یہ معلوم نہیں کر لیتا کہ ہر ایک دن روز حشر ہے"۔

دنیا میں خدا کی حضوری اس حیثیت سے کہ وہ ایک غیر مرئی مگر ہمیشہ مشغول کار ہستی ہے ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ اس کی عالم الغیب روح نے روح انسانی کو اس کی ذمہ داریوں اور فرائض سے متنبہ کر دیا ہے۔ کسی شخص نے ڈانیل ویبسٹر سے پوچھا "وہ کون سا بڑا خیال ہے جو کبھی آپ کے خیال میں آیا؟" اس نے اسے جواب دیا "یہ خیال کہ میں خدا کے حضور میں ذمہ وار ہوں"۔ یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے۔ کہ خدا کے کلام میں تمام دنیا اور ما فیہا کی بے ثباتی اور بنی نوع انسان کی یوم الحشر کی جانب لگاتار روانی کی تعلیم دی گئی ہے۔ مگر یہ بھی لکھا ہے کہ انسان یہاں مسافرت کی حالت میں ہے یا یوں سمجھو کہ دنیا و ما فیہا کی تمام انواع و اجناس مثل ایک ایسے دریا کے ہیں جو زمانہ کے میدان میں ہو کر یوم الجزا کے سمندر کی جانب بڑے زور سے رواں ہیں اور وہاں ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ "ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند۔ گھاس تو سوکھ جاتی ہے۔ اور پھول گر جاتا ہے۔ لیکن خداوند کا کلام ابد تک قائم رہیگا"۔ (۱ پطرس ۱: ۲۴ و ۲۵) اور "سنو تو ہماری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا سا حال ہے۔ ابھی نظر آئے۔ ابھی غائب ہو گئے"۔ (یعقوب ۴: ۱۴) مگر خدا ہی کو بقا ہے۔ "پیشتر اس سے کہ پہاڑ پیدا ہوئے اور زمین اور دنیا کو تو نے بنایا ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے"۔ (زبور ۹۰: ۲) زمانہ کے بادشاہ کھنڈرات پر ہیں جو ہوں سو ہوں کا مینار ہمیشہ تک ایستادہ ہے۔ وہی آدمیوں اور ساری قوموں اور اشیاء کا واحد حاکم اور شہنشاہ ہے۔ اور زمین کے تمام باشندوں پر وہی حکومت کرتا ہے اس کی قدرت اور دست برد سے کوئی نہ کبھی بچ سکے نہیں۔ کوئی چیز اس کی نظروں سے اوجھل نہیں۔ وہی سب چیزوں کا خالق اور مالک سبھوں کا فیاض پروردگار اور جو اس پر ایمان لائے ہیں ان کا مہربان منجی ہے۔ ان تمام متبدل نظاروں کے درمیان یہی ہماری تسلی اور امید ہے۔ کیونکہ ہمارا سارا وقت اسی حق تعالیٰ کے ہاتھوں میں ہے۔ (زبور ۳۱: ۱۵) اور جب ہمارا جہاز اس دنیا کے بحر طلاطم کی پرجوش لہروں میں ہے تو یسوع ہمارے جہازوں میں ہمارے ساتھ ہے (متی ۸: ۲۴) جب ہم خطروں کے درمیان ہو کر پریشان خاطر ہوں تو ہمیں اسی کی طرف آواز بلند کرنا چاہیئے۔ تب وہ ہم کو اس چٹان پر پہنچائے گا۔ جو ہماری پناہ گاہ اور چھپنے کا مکان ہے۔ (زبور ۶۱) اس نے ہماری تمام روحانی اور جسمانی ضروریات بہم پہنچا رکھی ہیں۔ (رومی ۸: ۳۲) ٭

شکر ہے اس خداوند ذوالجلال کا جس نے گذشتہ سال ہماری عین تکلیفوں اور مصیبتوں اور مخالفتوں اور خطرات کے درمیان ہمیں ہر طرح سے صحیح و سالم بچا رکھا ہے۔ ہمارا گذشتہ سال اس کی مہربانیوں اور نوازشوں سے ملو ہے۔ اس کی آمرزشوں سے بھرا ہے۔ اس کے الطاف سے معمور ہے۔ شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ اگرچہ ہم اس سال کے خاتمہ پر ہیں۔ تو بھی آئندہ سال کے آغاز پر بھی ہیں۔ اس وقت ہمارا ایک قدم گذشتہ سال اور دوسرا آئندہ سال پر دھرا ہوا ہے۔ اور ابھی چند دن ہی باقی ہیں کہ دوسرا قدم بھی اٹھا کر جھٹ سے دوسرے سال پر رکھدینگے۔ اس پر فضل مہربانیوں اور نعمتوں کے جواب میں لازم ہے کہ ہم اپنی تھوڑی سی زندگی میں اس کی مرضی کے مطابق چلنے کی آرزو مصمم ارادہ اور پوری کوشش کریں۔ اور اس خداوند سے دعا کریں۔ کہ وہ اس سال پھر ہمارے

ساتھ رہکر ہماری رہنمائی۔ مدد اور حفاظت کرے اور ہم کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ لے چلے۔

---

## ڈاکٹر سالسبری پونہ میں

[illegible] ناظرین [illegible] کہ ڈاکٹر سالسبری صاحب مشنری کام کی بلاہٹ سے پہلے بیرسٹر واقعہ انگلستان میں وکالت کا کام کرتے تھے۔ اسکا سبب سے انہیں تاحال ڈاکٹر کے خطاب سے پکارا جاتا ہے۔ سٹوڈنٹس موومنٹ (تحریک طلبا) کی بلاہٹ پر انہوں نے مشنری خدمت قبول فرمائی ۱۹۱۲ء کے شروع میں آپ ہندوستان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ انہوں نے اورنگ آباد دکھن میں اور کچھ عرصہ تک لکھنؤ میں خدمت کی۔ جون ۱۹۱۶ء سے آپ پونہ مرہٹی مشن کے انچارج تھے ڈاکٹر سالسبری کو چونکہ اردو بولنے والی پبلک کے درمیان کام کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس لئے انہوں نے اردو زبان سیکھی۔ اور اس قلیل عرصہ میں انہوں نے اس قدر ترقی کرلی کہ پڑھنا تو درکنار وہ اردو میں اچھی طرح سے گفتگو اور وعظ بھی کرسکتے ہیں۔ ان کا تلفظ بہت ہی اچھا ہے۔ پونہ میں انہیں اردو کام کا موقع نہ ملا۔ مگر اکتوبر کے شروع میں ان کو معلوم ہوا کہ نارتھ انڈیا کے چند ایک مسیحی پونہ میں فیلڈ آفس میں کام کررہے ہیں۔ لہذا ان سب کی خاطر جو اردو سروس میں جانا پسند کرتے تھے۔ انہوں نے ان کے لئے علیحدہ گرجے کا وقت مقرر کردیا۔ چنانچہ عنقریب دو ماہ تک آپ اردو بولنے والی جماعت میں عبادت کرواتے رہے۔ اگرچہ آپ صرف ۵ ماہ تک پونہ میں قیام فرما رہے۔ تو بھی وہ وہاں ایسے ہر دلعزیز ہوگئے کہ گویا برسوں سے وہاں رہتے ہیں حتی کہ ان کے الوداعی جلسہ میں حاضرین کی تعداد سو کے قریب تھی۔ اس جلسہ میں مرہٹی مشن کے ممبر۔ تیلگو مشن کے ممبر۔ اردو کانگریگیشن کے ممبر اور وائی ایم سی اے کے ممبر اور علاوہ ان کے یورپی مسیحیوں کی تعداد بھی پندرہ میں ایک کے تھی۔ یہ الوداعی جلسہ ۲۵ نومبر کو مشن کمپاؤنڈ کے صحن میں فراہم ہوا اور جماعت کے اکثر صاحبان نے ڈاکٹر صاحب کے کام کے متعلق اظہار خیالات کئے۔ ان سب تقریروں کا سب لباب یہ تھا کہ ان کی اس تبدیلی سے سب کو افسوس ہے لیکن تسلی اس بات میں ہے کہ جو ہمارا نقصان ہے وہ پشاور کے مسیحیوں کا فائدہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ڈاکٹر صاحب کے کام پر ایسی برکت عنایت فرمادے جیسی کہ پونہ میں انہیں برکت ملی۔

---

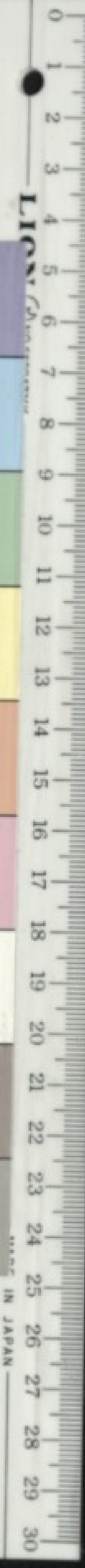
## نولکھا پرسبٹیرین چرچ بلیٹین

یہ ماہوار بلیٹین لاہور کی نولکھا پرسبٹیرین کلیسیا کی ماہواری کارگزاری کا ایک نہایت عمدہ اور مفید اور قابل تقلید رسالہ زبان انگریزی میں شایع ہوتا ہے۔ اس کلیسیا کے پاسٹر پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے ہیں۔ آپ ہی کی روزمرہ جانکاہی اور حسن انتظام کا یہ نتیجہ ہے۔ کلیسیا کی سیشن بڑی مضبوط ہے۔ ایلڈر اور ڈیکن صاحبان عموماً گریجوایٹ ہیں۔ جو بلاکسی قسم کی تنخواہ کے کلیسیا کا انتظام اور پاسٹر کی امداد کرتے ہیں۔ اتوار کے روز صبح کے وقت اردو عبادت ۱۱ بجے۔ جونیر کرسچین اینڈیور ۱۰ بجے۔ سنڈے سکول ۴ بجے۔ انگریزی عبادت چھ بجے شام کے اور بدھ کے روز پریر میٹنگ برابر ہوا کرتی ہے۔ ایک امر جو قابل تعریف اور تقلید ہے۔ وہ یہ ہے کہ پاسٹر کی غیر حاضری میں وہاں کی سیشن کے ایلڈر صاحبان پلپٹ سپلائی کیا کرتے ہیں۔ یہ کام شاید کسی کلیسیا کے سیشن کے ایلڈر اور ڈیکن صاحبان کبھی نہیں کرتے۔ اور اپنے سر سے بلا ٹال کر دوسروں کے سر پر ڈالتے ہیں۔ جو بالکل نامعقول اور غیر مفید ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے ایلڈر صاحبان اپنی ذمہ داری اور کام کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور وفاداری کے ساتھ اس کو انجام دیتے ہیں۔ اس سیشن میں پانچ ایلڈر اور پانچ ہی ڈیکن تھے۔ مگر ادہر کو ایک ایلڈر اور دو ڈیکن از سر نو منتخب اور مقرر ہوئے۔ اب وہاں کی سیشن میں چھ ایلڈر اور سات ڈیکن ہیں اس بلیٹین سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں کی سیشن اور کلیسیا کے درمیان کام بڑی سرگرمی سے کیا جارہا ہے۔ پاسٹر اور ایلڈر صاحبان سب کے سب نہایت نیک سیرت اور خوش برتاؤ معلوم ہوتے ہیں۔ ان میں سے جن صاحبان کی واقفیت خود ایڈیٹر کو ذاتی طور پر بھی ہے جس سے وہ ان کی خوش اخلاقی اور سرگرمی کار کی داد دے سکتا ہے۔

---

## امریکہ کا امدادی فنڈ

حال ہی میں امریکہ کے اندر ۳۰۰۰۰۰۰ ڈالر یعنی ۹۰۰۰۰۰۰ روپیہ فراہم کرنے کی تحریک ہوئی ہے جس سے وہ فرانس کے جنگی یتامی کی امداد کرینگے۔ ہمدردی کا یہ فنڈ دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑا ہے۔ یہ فنڈ کئی برسوں تک جاری رہیگا اور بچوں کی اس سے اس وقت تک برابر امداد کی جاتی رہیگی جب تک کہ وہ بڑے ہو کر اپنے اپنے پاؤں کھڑے نہ ہوجائیں۔ دو لاکھ سے زیادہ یتیموں کی عکسی تصاویر لی گئی ہیں۔ امریکہ کے ایک سو سے زیادہ سربرآوردہ اشخاص اس کل انتظام میں شریک اور سرگرم ہیں۔ اور یہ کام فرانس کے اس عظیم الشان کام اور امداد کے شکریہ میں کیا گیا ہے۔ جو کہ لیفٹی اور دیگر بڑے بڑے اصحاب نے فرانس





کی جمہوری سلطنت کے قیام اور استحکام میں اسکو دی تھی۔ امریکہ نے اس نقشہ کو جاری کرکے ہمدردی اور شکریہ کا ایک اعلےٰ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

---

## جنگ میں جاپان کی امداد

موجودہ یورپی جنگ میں جو امداد اتحادی سلطنتوں کو جاپان نے دی ہے۔ وہ بھی قابل تعریف ہے۔ کیونکہ اس نے اس جنگ میں روس کو سامان جنگ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے داموں سے کہیں سستے داموں پر بہم پہونچایا ہے ۱۹۱۵ء میں جاپان نے دو کروڑ پونڈ یعنی ۳۰ کروڑ روپیہ کی قیمتی اشیاء روس کو مہیا کر دیں مثلاً سامان جنگ خوراک اور پوشاک وغیرہ بکثرت پہونچایا روس نے اس امداد کو ایسی قدر کی نگاہوں سے دیکھا کہ گزشتہ ماہ جنوری میں شکریہ کی کمیشن پر گرانڈ ڈیوک جیکاٹووچ کو ٹوکیو میں بھیجا اور جاپان کا اپنے قعر قلب سے شکریہ ادا کیا جاپان برطانیہ عظمیٰ کی بھی مالی وجہ سے برابر امداد کرتا رہا ہے چنانچہ اس نے ایک کروڑ بیس لاکھ پونڈ طلائی ٹوکیو سے لندن کو منتقل کیے۔ اور اپنے طلائی ذخیرہ کا بڑا حصہ لندن ہی میں محفوظ رکھتا ہے۔ جاپان کا یہ سارا کام قابل تعریف ہے اور پوری پوری وفاداری اور عہدناموں کی پابندی کی عمدہ مثال ہے۔

---

## نور افشاں میں کتابت کی غلطیاں

ہمارے معزز نامہ نگار اور نور افشاں کے دلی مددگار پادری آر۔ ایم واعظ صاحب نے ایک فہرست ان غلطیوں کی لکھ کر ہمارے پاس برائے تصحیح روانہ فرمائی ہے۔ جو صرف ان کے ۱۵ دسمبر کے مضمون تمثیل آئینۂ صلیب میں واقعہ ہوئی ہیں۔ جو ہم نے بجنسہ درج اخبار کر دی ہیں۔ پادری صاحب نے اس امر میں شکایت بھی کی ہے جو بالکل درست ہے۔ اخبار کا پروف ایڈیٹر خود بڑے غور و فکر کے ساتھ دیکھا کرتا ہے۔ مگر یہ سارا قصور پریس کے سنگساز کا ہے جس نے پروف عمدگی کے ساتھ درست نہیں کیا۔ اس غلطنامہ کے سوائے اور بھی بہت جگہ غلطیاں ہیں۔ ہم نے آخری پروف اور اخبار کا مقابلہ کیا۔ اور واقعی صورت ویسی ہی پائی جیسی کہ مسٹر واعظ صاحب نے دکھائی ہے۔ آیندہ کے لئے اہالیان پریس کو فہمائش کیجائے گی۔ اُمید ہے کہ آیندہ ایسی غلطیاں نہ ہوں گی۔

---

## کونین کی وجہ تسمیہ

عنقریب ۳ سو سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ پیرو کے ہسپانوی وائسرائے کی بیوی جس کا نام کاؤنٹس سنکونا تھا بعارضہ بخار قریباً مرگ ہو گئی تھی۔ اس کے ڈاکٹروں نے بہتیرا علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مجبوری کی حالت میں کاؤنٹس سنکونا ہی کے ایک ہندوستانی ملازم نے وہاں کے ایک درخت کی چھال کا جوشاندہ بنا کر اسے دیا۔ اگرچہ اس جوشاندہ کی تلخی کی کوئی حد نہ تھی تو بھی طبیعت پر جبر کرکے اس نے پی لیا۔ اور تندرست ہو گئی جب یہ لیڈی ہسپانیہ کو واپس گئی تو وہ چھال اپنے ہمراہ لیتی گئی۔ رفتہ رفتہ اس کا استعمال ہسپانیہ میں بھی ہونے لگا۔ اور بتدریج تمام یورپ میں اس کا رواج پھیل گیا۔ اور سویڈن کے ایک عالم علم النباتات نے اس لیڈی ہی کے نام نامی پر اس درخت کی چھال کا نام بھی سنکونا رکھ دیا۔ اس درخت کا نام تو اب تک سنکونا ہی ہے مگر جو سفوف دوا اس سے بنایا جاتا ہے۔ اس کا نام کونین مشہور ہے۔ کیونکہ پیرو کی بولی میں اس چھال کو کنا کنا بولتے ہیں جس کے معنی ہے "چھالوں کی چھال"۔

---

## جرمنی میں بلوے

حال ہی کی خبر ہے کہ ریجنٹ ٹیلیگرام کمپنی کا کارسپانڈنٹ مقیمی ایمسٹرڈم راوی ہے کہ اتوار کے روز ۱۷ دسمبر شہر ڈریزڈن میں مستورات نے خوراک کی دو دکانوں پر پتھر برسائے جو بند تھیں۔ اور ان میں خوراک نہ تھی انہوں نے محل شاہی کے سامنے جا کر بڑے زور سے تقاضے کئے پیر کے روز ان میں سے بعض اس جرم میں گرفتار کی گئیں کہ انہوں نے بادشاہ کی ہتک کی ہے جنگل کے رند پولیس کے ساتھ مستورات کی مٹ بھیڑ ہوئی یکصد عورتیں بری طرح زخمی ہو گئیں

سینٹرل نیوز ایجنسی کے کارسپانڈنٹ مقیمی روم نے ایک غیرجانبدار مسافر کی زبانی بیان کیا ہے کہ برلن کے دروازوں پر بغاوت دستک دے رہی ہے۔ اور ہمبرگ میں پولیس امن قایم کرنے سے عاری ہے۔ حکام روزمرہ ان اشتہاروں کو برباد کر رہے ہیں جو جابجا دیواروں پر چسپاں کئے جاتے ہیں۔ جن میں صلح اور خوراک کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تمام ملک جرمنی میں یہ نقشہ نظر آرہا ہے۔ کہ ملک اب برباد ہو رہا ہے

---

## مسٹر ولسن کے نوٹ پر مختلف رائیں

ایک اخبار میں مسطور ہے کہ مسٹر ولسن نے مخاصمین کی شرائط صلح مشتہر کرنے کی کوشش

کر رہا ہے۔ اور مسٹر لائیڈ جارج کی تقریر کی حمایت کرتے برطانیہ کا پاس کر رہا ہے۔ یہ مقتضی اس امر کا ہے کہ اتحاد اربع اپنے مشتہرہ مطالبات میں کوئی اضافہ نہ کرینگے۔ مگر اسباب کی انتظاری کرینگے کہ دیکھیں آیا مسٹر ولسن اس بنا پر کوئی معقول بحث کرتا ہے۔ یا نہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ پیش بینی کے برعکس مسٹر ولسن کے نوٹ کو غیر مقدم سمجھنے کی بجائے جرمن اخبارات مسٹر ولسن پر حملہ کرتے ہیں۔ اور اس کی مداخلت کو ناجائز قرار دیتے ہیں کیتھولک اور کرپ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ اس کا نوٹ یونائیٹڈ سٹیٹس اور برطانیہ کلاں کے درمیان ایسی تجاویز کا ایک حصہ ہے جو پہلے ہی سے مقرر کر دی گئی ہیں۔ اور اس کا منشا یہ ہے کہ انگلستان کے حق میں ایک کاروباری صلح ہو جاوے۔ آسٹریا نے جو تشریح مسٹر ولسن کے نوٹ کی کی ہے وہ تا حال نامعلوم ہے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ اس میں یہ باتیں ہیں کہ اس نوٹ میں صلح کا سوال صرف سطحی ہے ورنہ یورپ کے ممالک میں امن پسندوں کو زور دینا ہے۔ اور ان کو معقول صلح پر بحث کرنے کو مجبور کرتا ہے۔ مانچسٹر گارڈین اخبار کا یقین ہے کہ اگر دانائی کے ساتھ جواب دیا جائے تو نوٹ کا منشا صرف اتحادی معاملہ میں امداد دینا ہوگا۔

پیرس کا ایک تار مظہر ہے کہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ایوان سلطنت کی معاملات خارجہ کی کمیٹی پریذیڈنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ مسٹر ولسن کے نوٹ کا جواب نہ دے۔ آسٹریلیا کا پریذیڈنٹ مسٹر ہیوز مسٹر ولسن کے نوٹ۔ مسٹر لنسنگ کے اس بیان کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس نے کہا ہے کہ امریکہ جنگ میں کود پڑنے کو ہے۔ بجائے درمیانی اور دکیل ہونے کی کوشش کرتے دیکھتے اپنا فرض سمجھتا ہے۔ الغرض اس قسم کی باتیں ہیں جو مسٹر ولسن کے نوٹ کی بابت دیکھی جا رہی ہیں بہر حال جرمنی کو اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوا بلکہ اور زیادہ خوف پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ مسٹر ولسن سے بدگمان بھی ہے۔

---

## ہماری سرکار کی جنگی طاقت

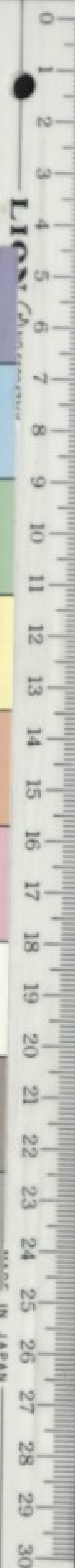
ہماری سرکار کی جنگی طاقت خدا کے فضل سے نہایت غیر معمولی طور پر بڑھتی جا رہی ہے کاش کہ یہ ترقی دن دگنی اور رات چوگنی ہوتی جائے۔ حال ہی کی خبر ہے کہ ایک ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ ۱۸ پونڈ کے گولہ بارود میں ہمارے سرکار کی ہفتہ وار تیاری میں ۱۹۱۵ء کی جون کی ہفتہ وار تیاری کی بہ نسبت ۴۳ گنا کی زیادتی ہوئی ہے۔ میڈیم گنس اور ہاوزروں کی تیاری میں ۷۶ گنا۔ اور بھاری ہاوزروں کی تیاری میں ۳۲۳ کی زیادتی ہوئی ہے۔ ماہ نومبر میں کل سامان جنگ کے ایک ہفتہ کی تیاری میں اس تمام محفوظ سامان جنگ کے ذخیرہ کی بہ نسبت جو ابتدائے جنگ میں موجود تھا ۳۰ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ماہ نومبر میں سٹیم گنس کی اوسط تیاری میں پہلے سال کی بحساب اوسط اہماری تیاری کی بہ نسبت قریباً ۴ گنا کا اضافہ ہوا ہے۔ اور بھاری توپوں کی تیاری میں قریباً ۲ گنا کی زیادتی ہوئی ہے۔ ہماری سرکار کے پاس اس وقت ایسی عمدہ اور بھاری توپیں ہیں کہ انکی انیس میل تک مار ہوتی ہے۔ اور ۱۲ انچ موٹی آہنی دیوار میں شگاف کر سکتی ہیں۔

---

## کیا احمدی فرقہ مسلمان ہے؟ اس سوال کا جواب

سنی مسلمانوں کی جانب سے ہمیشہ ہی اور بالاتفاق نفی میں دیا جاتا ہے اور ان کو باقاعدہ طور پر سنت کرنا تو درکنار انکے ساتھ نماز پڑھنا بھی ممنوع و مکروہ سمجھا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس معاملہ کے متعلق حال ہی میں پٹنہ ہائیکورٹ میں ایک بڑا دلچسپ مقدمہ چلا ہے۔ وہاں کے چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس رو کے سامنے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ مقدمہ کیصورت یوں ہے کہ احمدیوں کی طرف سے مونگیر کے سب آرڈینیٹ جج کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا جس میں سنی محمدیوں کے نام حکم نافذ کیا جائے کہ وہ انکو سنی مساجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکیں۔ مدعا علیہم کی جانب سے یہ وجوہات پیش کی گئیں کہ مدعیان کافر ہیں اور انکو مسجد میں آنیکی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ اسکے علاوہ اور دستاویزی ثبوت سے اثبات پیش کئے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ سب آرڈینیٹ جج نے مقدمہ خارج کر دیا۔ مستغیثان نے ڈسٹرکٹ جج کے ہاں اپیل کی مگر وہاں بھی انکو کامیابی نہ ہوئی ڈسٹرکٹ جج نے اگرچہ تسلیم کر لیا کہ احمدی لوگ مسلمان ہیں تو بھی اپنے فیصلہ میں تحریر کیا کہ چونکہ انکی رسمیات سنیوں کی رسمیات سے متفرق اور وہ ایسی تعلیمات کے ماننے والے ہیں جو سنی مذہب کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں۔ لہذا انکا مطالبہ درست نہیں۔ اس پر انہوں نے پٹنہ کے ہائیکورٹ میں اپیل دائر کی ہے چیفکورٹ پنجاب کے وکیل مسٹر ظفر اللہ خاں کو اپیلانٹوں کے مقدمہ کی پیروی کی اجازت دیگئی۔ اپنی تقریر میں اس نے کہا کہ عدالت ماتحت نے محمدی شرع کیمطابق میرے موکلوں کو محمدی سمجھا اور درحقیقت یہی کہ فیصلہ انکے حق میں ہو۔ مسٹر امیر علی کی نظائر اور مشہور معروف وہابیوں کے مقدمہ کا وہ فیصلہ پیش کیا جو مسٹر جسٹس محمود نے کیا تھا۔ رسپانڈنٹوں کے وکیل مسٹر احمد نے ابتدائی امور پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ان مسلمانوں کی نماز کی جگہ کا حوالہ مقدمہ بذا میں دیا گیا ہے اپیلانٹ

[illegible]



# سپوت سے کپوت

## پر یہ ہوتا ہے

ماتا پتا کی آگیا پالن کرنے والا بالک سپوت گنا جاتا ہے۔ اور آگیا اولنگھن کرنے والا بالک کپوت کہلاتا ہے۔

ایک سمے وچرتے ہوئے بیابان میں پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سندر بالک رو رو کر چلا رہا ہے۔ اپنے کرتبیہ کو کر رہا ہے۔ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے۔ اور سُرگ کی اور درشٹ کر کے ہاتھ جوڑ نویدن کر رہا ہے کہ تریلوکی ناتھ مجھ بھکاری اپرادھی نے اپنے ماتا پتا کی آگیا بھنگ کرنے کے کارن آج اس دشا کو پراپت ہوا کہ تیت کے گھر نیچ چاکری کر رہا ہوں۔ تو بھی پاپی پیٹ نہیں بھرتا۔ نشچے میں نے ایسا اپرادھ کیا ہے کہ جگت میں منہ دکھانے یوگیہ نہیں۔ پرنتو یہ وشواس ہو گیا ہے کہ بالک ماتا پتا کو بھول بیں تو بھولیں۔ پرنتو ماتا پتا کی کرپا اور دیا ایسی ہوتی ہے کہ وہ بالک کو نہیں بھولتے اب اتم یہی ہے کہ پشچاتاپ (توبہ) ہرودے سے کر کے اپنے ماتا پتا کے سمکھ جا کے شرناگت ہونگا اور چھما مانگ کے اس گھور دکھ سے اُدھار ہوگا۔ اتنے میں ساکشات بالک کی درشٹ پڑی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک مہان پُرش مہاراج ہی جنہوں نے ہمیشہ کہ جن کے پوتر اور جیوتی مکھ منڈل سے سوریہ اپنا مکھ چھپا رہے ہیں۔ دھیمی اور پریم بولی سے بلایا جانے میں نے ساشٹانگ ڈنڈوت کیا۔

اور پرارتھنا کر کے بولا کہ ہے مہاراج! آج میرے کیا ہی سوبھاگیہ ہیں کہ آپ کے درشن کر کے کرتارتھ ہوا۔ نہیں تو اب ایک سمے سے اس دکھ کی اوستھا میں ہوں کبھی یہ من میں نہ آئی کہ اپنے اپرادھ اور درشن پر ہوتا۔ پرنتو آج یہ آپ ہی کے چرنوں کا پرتاپ ہے کہ اس دوشی بالک کے ہردے میں پشچاتاپ کی سدھ پڑی۔ ستیہ ہے جب تک پربھو کا انوگرہ نہ ہو تب تک کوئی پشچاتاپ نہیں کر سکتا ہے۔ مہاپرش دکھی بالک کا اتہاس یہ ہے کہ میرے ماتا پتا شرشٹ نوات بن میں رہتے ہیں پتا جی سماج امیر ایل ایک دن دوشٹ آتما (شیطان) کی بہکاوٹ میں آ کے اپنے پتا سے جھگڑ بیٹھا کہ گھر کی سمپت میں جو بھاگ میرا ہوتا ہے وہ دیجئے۔ پتا نے بہت کچھ سمجھایا سمجھایا انت کو جو میرا بھاگ تھا مجھے دیا۔ اور بڑے بھائی کا اُلکو ہیں سمپت کے پرولس یاترا کی ستیہ ہے۔ کہ لکشمی جی (دولت) کو دیکھ کے سہسر دوں متر ہو جاتے ہیں۔ ایسے سماجی لنگار رہے جنہیں کہ دن رین چین اڑنے لگے۔ ایک آن کی آن میں سب دھن نشٹ ہو گیا۔ متر سماجی چھوڑ بیٹھے۔ یہ نوبت آگئی کہ ہنگن (فاقہ) ہونے لگے۔ ستیہ ہے کوڑی کی اس جہان میں لاکھ قیمت ہے۔ کوڑی نہیں تو کوڑی کے تین تین ہیں۔ یہاں اور تو چاکری ملنے کو تھی۔ ندان بھوک کے مارے نیچ ذات کے گھر جا کے چاکری لی۔ اس اپنے مالک کے گھر سب پرکار کے نیچ کرم کرتا ہوں۔ تو بھی یہ پاپی پیٹ نہیں بھرتا۔ کہاوت ہے کہ جن نہیں مانی بڑوں کی سیکھ۔ لے کے ٹھکرا مانگی بھیک۔

ہے مہاپرش! اب آپ کا درشن کر کے اپنے پتا کے گھر جاؤنگا۔ اور آپ کے آشیرواد سے اپنے منورتھ کو پہونچونگا۔

جیوں ہی یہ کپوت بالک اپنے پتا کے گھر پہنچا چھوں اور آنند بدھاوے بجنے لگے۔ پتا نے بالک کو اشنان کرا کے اوتم سے اوتم بستر پہنائے اور بہو مولیہ رتن (قیمت) گہنے پہنائے۔ اور چھاتی سے لگا کے بولا کہ ہے پیارے پتر تو اپنے اپرادھوں کو سمرن کر کے جو تیرے نشٹ شدہ انجھ رو سب بھول جا۔ کیونکہ سپوت سے کپوت پر یہ ہوتا ہے۔ بڑی بڑی ہردے کے پشچاتاپ کرنے سے سب کچھ پرے رہا تھا۔ اتنے میں بڑا بھائی آ پہنچا۔ یہ شور وغل کا دیکھ کے بولا کہ آج یہ کیا سجاوٹ ہے جس کو دیکھ کے انند اُسن ڈگمگا رہا ہے۔ نوکروں نے اوتر دیا کہ چھوٹے بھائی صاحب سب کچھ نشٹ کر کے لوٹے ہیں۔ ان کی بدھائی اور اوکنٹھن میں آپ کے پتا جی یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ یہ سننے کے ساتھ ہی بڑا بھائی اگن بھبوکا ہو گیا۔ اور پتا سے بولا کہ میں سپوت بڑا آگیا کاری میرے لئے کبھی آپ نے چھپن بھوجن نہ تیار کروا کے دئیے۔ یہ کپوت۔ اور چھوٹا جس نے بڑوں کا نام ڈبویا اس کی آؤ بھگت اس پرکار۔ ہے پتر! ہم تو سپوت ہو اور سب پرکار کے آنند کے بھاگی ہو۔ پرنتو یہ تمہارا چھوٹا بھائی کپوت ہو کے پشچاتاپ کر کے سپوت بنا ہے۔ اس کے لئے جتنی بدھائی ہوں اور سے دیا ہے کم ہے۔ ندان بڑے چھوٹے بھائی دونوں پتا کی ساتھ آنند پورک رہنے لگے اور پھر وہی منگلاچرن ہونے لگے۔

آج سمپت سر (نوروز) ہے ہم میں پرتیک اپنے من میں یہ پرشن کرے کہ ہم سپوت ہیں یا کپوت؟ یدی ہم کپوت ہیں تو ہم کو اسی کپوت بالک کی بھانت پھوٹ پھوٹ کے رودن کر کے اور منیشور سنتلہ یوگی راج (ناصری ناتھ) کا درشن کر کے اپنے سُرگی پتا کے گھر لوٹ کے جانا اوچت ہے اور نویدن کر کے چھما مانگ کے پرارتھنا کرنی

چاہیئے کہ جب تمام نے مورگستار کرنے و دو شتے آتما (شیطان) کے بہکانے سے منشا باچار کرنا کرکے ایسے زلچہ کار کرکے کہ آپ کے نام کو بٹہ لگایا۔ ایسا کرنے کے ساتھ ہی ہمارا سرگی پتا ہمیں جاتی سے لگائیگا۔ اور سرگی دوت گن ہمیں استھان کراکے اوتم سے اوتم بستر بچھائیں گے اور پوتر تاکے آبھوشن (زیورات) سے سوشوبہت کرینگے۔ اور ہمارے سے پہیں بھوجنوں کا تھال (ہولی کمیونین) پروسا جائیگا۔ پھر ہمارا بڑا بھائی (راستبازوں کی پاک جماعت) گلے مل کے پتا کے گھر میں سرجا کے آتندمیں پروشن کرینگے۔ پھر یہ بات سدھ ہو جائے گی کہ **سپوت سے کپوت پریہ ہوتا ہے۔**

پربھو میں پر پریمی ناصری ناعتی جبر اگنوں اب آپ سب کو **سنیاسی مشن** کی اور سے من چت سے **وشیش ہی نیو یر** کہہ کے لیکھ کو سماپت کیا جاتا ہے۔

**(پربھو میں) آپکا سوامی**
زعبیانند بھارتی۔ سنیاسی مشن

---

## قابلِ غور صاحب انسپکٹر جنرل شفاخانجات پنجاب

ڈاکٹر نند لعل صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ہسپتال بھلوال۔ مدت مدید عرصہ بعید سے بھلوال میں متعین ہیں۔ آپ جس محنت شاقہ سے اس علاقہ میں اپنا فرض منصبی انجام دے رہے ہیں۔ وہ قابلِ تعریف ہے۔ آپ کا حسن انتظام اور مریض سے حسن سلوک بھی قابلِ تعریف ہے۔ دور دراز جگہ سے یہاں مریض آتے ہیں۔ اور شفا پاکر ڈاکٹر صاحب کو دعا دیکر رخصت ہوتے ہیں۔ علاقہ بھلوال کا پیرو جواں اس قابل اور تجربہ کار حاذق ڈاکٹر کے نام نامی سے واقف ہے۔ آپ کی شہرت نہ صرف بھلوال کے علاقہ تک محدود ہے۔ بلکہ قریباً کل پنجاب میں آپ کا نام نامی اور اسم گرامی شہرت کے آسمان پر چمک رہا ہے۔ آپ علم طبی میں کامل دسترس رکھتے ہیں۔ آپ کے حسن سلوک نے چونکہ پبلک کے دل میں گھر کیا ہوا ہے۔ اس لئے پبلک آپ پر دل وجاں سے فدا ہے۔ اب چونکہ عرصہ بعید سے آپ سب اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر مامور ہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اسسٹنٹ سرجن بنا دے۔ کیونکہ آپ مستحق ہیں۔ گورنمنٹ کی یہ پالیسی قابلِ تعریف ہوگی۔

فقط۔ راقم۔ سیکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال۔

---

اگرچہ حسن فروشاں بجلوہ آمدہ اند
کسے بحسنِ لطافت بیار ما نرسد
غزل ۵ : ۹-۱۶

## بجوابِ استفسار حضرت ثمر۔

جناب ثمر صاحب! کہاں سے سوتے ۳ ماہ بعد آپ کو یاد آگیا کہ حضرت واعظ کفر کا کلمہ کہہ کر بچ نکلے۔ اور کسی نے فتوے نہ دیا۔ بھلا مومنوں سے کس طرح کافر بچ کر نکل سکتا ہے۔ محبوب کے ملنے کو بلا آگے تاکہ بندی مل گئے۔ ایک آہ نکلی تھی کہ مار کر گھایل کرنے لگ گئے۔ بلکہ وہ شال بھی اتار لیا۔ غزل الغزلات ۵ : ۷-۹

آپ برادرمن مجھ سے کیا پوچھتے ہیں۔ یہ کوئی دین کا مسئلہ نہیں کہ آپ کو بذریعہ فقہ سمجھا دوں۔ دین والے اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ خواہ آپ کچھ خیال فرماویں۔ مجھے ملہم کہیں یا دیوانہ کہیں۔ مگر بحکم آنکہ۔

بستر اں مگو اسرار مستی۔
حدیث جاں مپرس از نقش دیوار

یہ اسرار عشق ہیں۔ اور عاشقان مسیح اس کو سمجھتے ہیں۔ یہ علم الٰہی کا مسئلہ نہیں کہ میں آپ کو بتا دوں کہ حلاج صاحب یوں کہتے ہیں اور سکاٹ صاحب یہ فرماتے ہیں۔ مجھے حیرت ہو کہ آپ اب تک اس سے بے خبر رہے اور نہیں سمجھے۔ کہ یوروپین مذاہب کا مسیح اور مشرقی انجیل کا مسیح آپس میں کیا فرق رکھتے ہیں۔ مقدس آگسٹین خداوند سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے خداوند مجھے بتا کہ پہلے تیرا نام لوں۔ یا پہلے تیری عبادت کروں۔ ممکن ہے کہ نام تیرا لوں اور عبادت کسی اور کی کروں۔ اس لئے پہلے تو مجھے اپنے نام کی معرفت دے تاکہ تیرے نام سے تیری ہی عبادت کروں۔ میرے بھائی پہلے نام کی معرفت حاصل کریں۔ تب آپ کو فرق معلوم ہوگا۔ اس وقت حقیقت کھلیگی عبادتوں کا لطف بغیر نام کی معرفت کے نہیں ہوتا جیسے لطیف عطروں کی خوشبو سو تیرا نام ہے غزل ۱/۳ اس وقت آپ پکار اٹھیں گے۔

زاہد خشک ملولم بیا بادۂ ناب
کہ بوئے بادہ دماغم مدام تر دارد

ہم تجھ میں شادماں اور مسرور ہونگی۔ ہم تیرے عشق کی تعریف مے سے زیادہ کرینگی۔ غزل ۱/۴

برادرمن۔ اب تک ہم نے مذہب کو اختیار کئے رکھا ہے۔ نہ مسیح کو۔ اگر مسیح کو پکڑتے تو ہماری حالت کچھ اور ہوتی۔ ہم کو مسیحی دین کی تعلیم دیگئی۔ یہاں رازہی اور تھا۔ اور ہم کو رسمی عقیدہ اور اخلاقی تعلیم میں پھنسائے رکھا۔ اور فرقہ بندی کے جھگڑوں میں تباہ کر دیا۔ یہ ہے مغربی مسیح۔

تسبیح و خرقہ لذت مستی نہ بخشدت
ہمت دریں عمل طلب از مے فروش کن

---

سلہ محبت عشق۔





ہم کو وعظ اور نصیحتیں بڑے بڑے دھڑلے کی سُنائی جاتی ہیں۔ مگر ان کا نتیجہ کیا ہے۔ ذرا آنکھیں کھول کر مشن اور کنونشن کی حالت۔ اور کنونشن والوں کی حالت دیکھیں پھر مجھ سے سوال کریں۔

یہ معاملہ تجربہ کا ہے۔ میں زیادہ اس میں بولنا نہیں چاہتا۔ پر یہ کہتا ہوں کہ کنونشن کے وعظ ہوتے ہیں۔ کمیٹی کی مرضی کے خلاف کوئی نہیں بول سکتا چنانچہ اس دفعہ جو کنونشن میں **سوامی سندر سنگھ** کو بولنے کا حکم ہوا۔ تو کمیٹی میں بہت خوف پیدا ہوا کہ سوامی جی اپنے وعظ میں کہیں کیلاش پربت کے مہرشی کا ذکر نہ کر دیں۔ گویا سندر سنگھ کو کہا گیا کہ کمیٹی کے خوف گراف میں بولے۔ نہ مسیح اور روح کی آواز سے یہ مغربی مسیح کے طریقے ہیں۔ مشرقی مسیح کا طریقہ یہ ہے کہ مت فکر کرو کہ کیا بولنا ہے۔ روح القدس خود تم کو بتلا دیگا۔

میرے بھائی مشکل سا معاملہ ہے۔ اس وقت میں آپ کے سوال کا پورا جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ آجکل نہایت سخت اور مشکل کام خداوند نے میرے سپرد کیا ہے۔ میری ان باتوں کی طرف توجہ نہیں۔ آپ میرے واسطے دعا کریں۔ کہ خداوند کے نام کی فتح ہو۔ تو پھر کسی وقت مفصل عرض کروں گا۔

گوئند رمز عشق مگوئید و مشنوید
مشکل حکایتے ست کہ تقریر مے کنند
ترے سجدہ و جہد گرفتند وصل دوست
ترے دگر حوالہ بہ تقدیر مے کنند
فی الجملہ اعتماد مکن بر ثبات دہر
کیں کارخانہ ایست کہ تغییر مے کنند
مے خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب
چوں نیک بنگری ہمہ تزویر مے کنند

خاکسار واعظ۔ منٹگمری والہ چک نمبر ۴۲
براہ مہند یا آباد۔ ضلع لائلپور

؎ یعنے محبت حق المسیح۔

## تصحیح

گذشتہ ہفتہ ۱۵ دسمبر کے پرچہ میں مضمون **شیل اے صلیب** میں کتابت کی بہت غلطیاں ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آجکل نور افشاں کا مصحح کون ہے۔ ایسی غلطیاں طفل مکتب کریں تو کریں۔ اگر ایک دفعہ بھی پروف دیکھا جاوے۔ تو ممکن نہیں کہ کاتب کی غلطی رہ جاوے۔ جو لوگ اس عذر پر اپنی جان چھڑاتے ہیں کہ کاتب کی غلطیاں ہیں یہ عذر عذر گناہ بدتر از گناہ سے کم نہیں۔ میری عرض ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں ہے کہ پروف اور کاپیاں کسی آنکھ والے کو دیا کریں۔ گستاخی معاف۔

| صفحہ | کالم | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۷ | ۳ | ۱۸ | یام | بام |
| ۷ | ۳ | ۱۹ | مسال | مثال |
| ۷ | ۳ | ۲۵ | شتے | آگ |
| ۷ | ۳ | ۲۷ | قسبید | شہید |
| ۸ | ۱ | ۶ | اُن | اُس |
| ۸ | ۱ | ۱۷ | کیونکہ | کیونکر |
| ۸ | ۱ | ۲۰ | لالہ | لامہ |
| ۸ | ۲ | ۲۵ | ہمارے | پیارے |
| ۹ | ۱ | ۵۰ | جگہ | • |
| ۹ | ۱ | ۲۴ | نہیں | ہیں |
| ۹ | ۱ | ۲۸ | جنگلو | جنگلوں |
| ۵ | ۲ | ۱۶ | گوالمنڈی | گوالمنڈی لاہور |

راقم :- واعظ۔

## جواب

بندہ واعظ۔ خدمت میں جناب چوہدری جے ایچ صاحب کے عرض کرتا ہے کہ پرائیویٹ خطوط میں تو مشکل ہے۔ البتہ اگر آپ اپنے سوالات بذریعہ نور افشاں شائع کریں۔ تو کئی صاحب جواب کو تیار ہو جاینگے۔ شاید میں بھی کسی قدر خادمانہ لب کشائی کروں۔ اگرچہ بزرگوں کے سامنے میرے جیسے کم فہم کا بولنا گستاخی ہے۔ مگر

گاہ باشد کہ کودکے ناداں
بغلط بر ہدف زند تیرے

مہربانی سے نور افشاں میں اپنے سوالات شائع کرا دیں۔
واعظ

## الوداعی ایڈریس

(جو کلارک آباد سے روانہ ہوتے وقت پادری واعظ صاحب کو کلارک آباد کی کلیسیا نے پیش کیا۔ اور ایک قیمتی گھڑی نذر کی اور آپ کی میم صاحبہ کو ایک عمدہ میز پوش جو ریشم سے کاڑھا ہوا تھا نذر کیا۔ جدائی کے وقت بہتوں کے آنسو جاری تھے۔)

**بخدمت جناب پادری آر۔ ایم**
**واعظ صاحب**

**پیارے پادری صاحب** ہم سب مسیحی باشندگان کلارک آباد آج اس غرض سے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ آپ کو الوداع کہیں۔ کیونکہ آپ ایک عرصہ تک ہمارے درمیان رہ کر اب دوسری جگہ خدا کی خدمت کرنے کو

جارہے ہیں۔ آپ نے عرصہ پانچ سال تک ہمارے درمیان رہکر اپنے فرائض منصبی کو بکمال خوش اسلوبی و جانفشانی سے انجام دیا۔ اور خداوند مسیح کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسیحی زندگی کا نمونہ دکھایا۔ اور بکمال محبت اور ہمدردی سے ہمارے اخلاقِ ذمیمہ کی اصلاح فرماتے رہے۔ آپ کے پُرتاثیر اور دلکش وعظ ہم کو ہمیشہ یاد رہیں گے۔ آپ ہم میں سے ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے رہے۔ اور مزیدار لطیفوں سے ہم کو ہر وقت خوش کرتے رہے۔ آپ کا یہ نیک سلوک صرف ہم مسیحیوں کے ساتھ ہی نہ تھا بلکہ سب کیساتھ ویسے ہی خندہ پیشانی اور ہمدردی سے پیش آتے رہے۔ اور اپنی دلآویز باتوں سے سب کو خوش کرتے رہے۔ خدا کی ہدایت پر چلنے والے اپنے اخلاق حسنہ کی بدولت سب لوگوں سے ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں۔ درحقیقت دین دنیا کا سکھ ایسے ہی مردانِ خدا کے حصے میں آیا کرتا ہے۔

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا

آپ کے وعظوں سے ہم کو بہت عمدہ سبق حاصل ہوتے رہے۔ آپ نے اپنے وعظوں میں ہمیشہ خداوند یسوع مسیح ہی کو پیش کیا۔ اور ہمارے گناہ ہم کو وقتاً فوقتاً یاد دلا کر ہماری بہتری کے لئے ہم کو ملامت بھی کی۔ اور ہم نے اپنے نیک دل ہادی کی نصیحت و پند کو صدق دل سے قبول کیا۔ کیونکہ بزرگوں کی ملامت میں درحقیقت بہتری کار زنہاں ہوتا ہے۔ بقول شخصے

اِن کے غصے میں جو دلسوزی ملامت میں پیار
مہرباں کرتے ہیں نامہربانوں کی طرح

آپ اور آپ کی میم صاحبہ ہمیشہ ہمارے رنج و غم میں اور خوشی میں شریک حال رہے۔ بیماروں کی بیمار پرسی دل و جان سے کرتے رہے۔ اور ان کے گھروں میں جا کر ان کی مدد کرتے اور تسلی دیتے اور دعا کرتے رہے۔ اور ہمارے لڑائی جھگڑوں کی نسبت جو آئے دن ہماری کم فہمی کے باعث ہوتے رہے۔ گھروں میں جا کر سلجھاتے رہے۔ آپ کی ایثار نفسی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ کہ آپ بڑے مرد دعا گو ہیں۔ اور آپ نے ہم کو دعا سکھانے اور مرد دعا بنانے کے لئے ایک نہایت ہی عمدہ تجویز یہ سوچی کہ ہر روز علی الصبح گھنٹہ بجا کرے۔ ہم اس وقت خواہ گھر میں موجود ہوں یا باہر کھیت وغیرہ میں کام کاج کرتے ہوں۔ گھنٹہ کی آواز سنتے ہی خدا کے حضور سر جھکائیں۔ تاکہ ایک ہی وقت میں ہم سب کی دعائیں خدا کے حضور میں پہونچیں۔ جب سے آپ یہاں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ کلیسیا کے لئے صدق دل سے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ تاکہ کلیسیا خواب غفلت سے بیدار ہو کر خداوند یسوع مسیح کے نقش قدم پر چلنے والی اور اس کے نور سے منور ہو کر اوروں کو منور کرنے والی کلیسیا بنجائے ایک اور بات کا　ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

کہ جب آپ یہاں تشریف لائے تھے۔ تو بیڈ کیٹی کسٹ کی حیثیت میں تشریف لائے تھے۔ اور اب خدا کے فضل و کرم سے پریسٹ کے معزز عہدہ پر سرفراز ہو کر جاتے ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے قابل فخر بات ہے۔ آپ کے عہد میں کلارک آباد کی کلیسیا سلف سپورٹ ہوئی۔ جماعت نے خوشی سے آپ کی پوری تنخواہ کا ذمہ اپنے اوپر لیا۔ یہ ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ کہ پنجاب میں پہلی ہی کلیسیا ہے جو سلف سپورٹ ہوئی ہے۔ ان تمام باتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان خدمات کے لئے ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے نیک نہاد و بزرگ کی تبدیلی پر جدائی کا غم تو ہم کو ضرور ہے مگر جب خداوند کو یہ منظور ہے کہ آپ کسی دوسری جگہ جا کر خداوند کریم کی خدمت بجا لاویں۔ تو ہم کو اس کی مرضی پر شاکر رہنا چاہیے۔ اور خود غرض نہ بننا چاہیے کیونکہ ع

ہر کام میں ہے خدا کی حکمت

بس ہم سب آپ کو الوداع کہتے ہیں۔ اور صدق دل سے خداوند کریم سے ملتجی ہیں کہ وہ اپنی رحمت بے پایاں سے آپ کو تندرستی اور طاقت بخشے کہ آپ دوسری جگہ جا کر اس کی خدمت میں کمربستہ رہیں۔ اور خدا آپ کی خدمت پر برکت بخشے اور آپ بھی ہم کو بالکل فراموش نہ کردیں۔ بلکہ اپنی دعاؤں میں ہمیشہ ہم کو یاد کیا کریں۔ اور وقتاً فوقتاً تشریف لا کر اپنے پُرجوش اور پُرتاثیر وعظوں سے ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر کے روحانی فائدہ پہونچایا کریں۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند آپ کے ساتھ جائے اور خیریت کے ساتھ آپ کو منزل مقصود پر پہونچائے۔ آمین۔

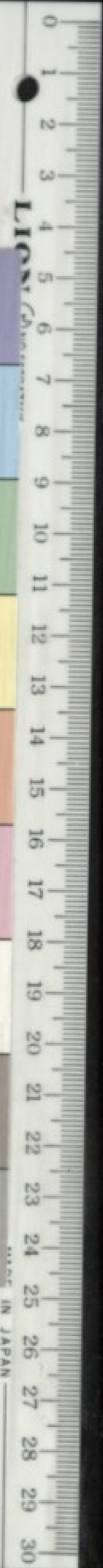
دستخط ممبران پنچایت کلیسیا کلارک آباد۔
سائمن۔ دانیال وغیرہ کلارک آباد۔

---

## "نوروز"

روٹھا نہیں گیا تھا بلکہ آیا خوشی سے
اسلئے تو آیا ہے سترہ میں یہ نوروز نہ

ریاضی والوں کے حساب سے یہ سال یا تو بڑھ گیا یا گھٹ گیا۔ اس کا سمجھنا اپنی سمجھ پر موقوف ہے۔ ایک تو سر پیٹ کر رو رہا ہے۔ کہ اے سال گزشتہ تو کس طرح گزرا کن کن صدموں کا باعث ہوا۔ کون سی آفتیں تجھ پر





آئیں۔ کون سی بلائے ناگہانی تجھ پر پڑیں۔ کن کن تکلیفوں سے خدا نے مجھے بچایا۔ سینکڑوں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ ہزاروں نے اس موجودہ جنگ میں سرکار دولت مدار کی وفاداری کی شہادت کا کلمہ پڑھ دیا۔ اور بہت سے بے خانمان فاقے مرے۔ سردیاں جھیلیں اور جھیل رہے ہیں۔ روپیہ تلف کیا۔ جانیں دے دیں۔ مگر ہم امن امان سے پڑے رہے اور سکھ کی کھاتے رہے۔

خیر ان سب حالتوں میں آے خدا تو ہماری مدد کرتا رہا۔ تو ہی تو مونس ہے۔ تو ہی تو غمخوار ہے تیری مرضی بغیر ایک پتا ہل نہیں سکتا۔ یہ تیرے ہی کرشمے ہیں۔ اگر ہم نئے قدم کو دیکھیں تو زمانہ سالفہ کی باتوں کو درگذریں۔ اور سال نو کو دیکھ کر نیا دل بدل ڈالیں۔ لباس۔ کھانا۔ پینا۔ یہ سب جسمانی لوازمات ہیں اور تو عطا کرتا ہے۔ پر سب سے بڑھ کر نئی طبیعت یعنی مزاج اور نیا دل عطا کر کہ ہم اس ۱۹۱۷ء میں وہ کام کریں جو کہ تجھ کو منظور ہو جنتری والے اس کی شکل بنا کر کبھی شیر پر بٹھاتے کبھی کسی پر کبھی کسی پر سب سے اعلیٰ تو ہمارا سال معکوس بنا۔ ہم کل برائیوں کو مثلاً جھوٹ۔ فریب۔ مکر۔ چوری۔ زنا۔ عیاشی۔ غرور۔ وغیرہ کو چھوڑیں۔ اور سب سے اعلیٰ نئے پاکیزگی کے جامہ سے ملبس ہو کر۔ نئی طبیعت اور مزاج بدل ڈالیں۔ کاشکہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء میں ایک پیشینگوئی وہ ہو۔ اور کل ہندوستان بلکہ کل دنیا میں خداوند کا جلال ظاہر ہو۔ کاشکہ نئے سال میں ہم بہت پھل لائیں۔ گذشتہ ماہ دسمبر میں تو دو مسلمان پھل بنام حفیظ الدین اور بشیر الدین جالندھر میں پیدا ہوئے۔ اور بپتسمہ پاکر شریک کلیسیا ہو اور امید ہے بہت ہونگے اسی طرح ہمارے کام اور نمونے سے لوگوں کے دلوں میں تاثیر ہو کل ناظرین کو نیا سال مبارک ہو۔ فقط

نئے سال کا شریک :-

این پی پروانہ - از لودھیانہ

حال جس کا جالندھر ہے ٹھکانہ۔

---

## اسکول ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال
## کی
## تیرھویں اجلاس کی کارروائی

اسکول ٹمپرنس سوسائٹی بھلوال کا تیرھواں اجلاس بروز بدھ بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء بوقت ۴ بجے شام سکول گراونڈ میں بصدارت جناب معلی القاب عالی متعالی ڈاکٹر نند لعل صاحب منعقد ہوا۔ سرپرست وبہی خواہ سوسائٹی ہذا میں سے حسب ذیل اصحاب نے جلسہ کو رونق بخشی (۱) جناب ڈاکٹر نند لعل صاحب (۲) جناب محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ڈی بی سٹل سکول (۳) جناب ماسٹر بدر الدین صاحب سیکنڈ ماسٹر۔ خادم حسین صاحب عزیز (۵) جناب سید شاہ محمد صاحب ریٹرنری اسسٹنٹ سرجن (۶) جناب سردار بھگوان سنگھ صاحب (۷) جناب کانشی رام صاحب کمپونڈر۔ ممبران میں سے حسب ذیل ممبر حاضر تھے۔

محمد شریف۔ پریم ناتھ رمپال۔ ویام مسیح۔ لالہ کندن لعل تھرما دلیج۔ چودھری میاں خاں۔ کھاتی رام ڈھونی داس۔ محمد دین۔ ٹھاکر داس درما۔ روپ لعل۔ گلاب سنگھ۔ محمد اصغر۔ رام آسرا۔ بی بی شہباز خاں آزاد۔ لعل چند۔ امرت لعل۔ رام رتن ابراہیم وغیرہ خدا کی تعریف مسٹر محمد صغر و مسٹر لعل چند نے نہایت خوش الحانی سے گائی۔ پھر چند ریزولیوشنز پیش ہوئے۔ مسٹر محمد شریف چرسین نے تحریک کی کہ سوسائٹی کی بہتری کے لئے یہ مناسب ہے کہ میری جگہ عالی متعالی جناب محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر پردھان ہوں اور جناب بدر الدین صاحب سیکنڈ ماسٹر نائب پردھان مقرر ہوں مختلف اصحاب کی تائید سے یہ تحریک منظور ہوئی۔ اور سوسائٹی کے پردھان جناب ہیڈ ماسٹر و نائب سیکنڈ ماسٹر صاحبان قرار پائے ممدوح والصدر ہر دو اصحاب نے شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد سیکرٹری نے جناب ہیڈ ماسٹر صاحب و سیکنڈ ماسٹر صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے سوسائٹی ہذا کی پردھانی و نائب پردھانی منظور فرمائی۔ ہر دو ماسٹر صاحبان قابل اور نیک طینت محنتی حلیم ہیں۔ اور بچوں یعنے طلبا سے باورانہ و مشفقانہ سلوک کرتے ہیں۔ اور آپ کا سلوک قابل تعریف ہے۔ ہر ایک طالب علم دونوں ماسٹر صاحبان کی قابلیت اور ان کے مہربانہ و مشفقانہ سلوک کا مداح ہے۔ گویا اب سوسائٹی اپنے ان لائق اور قابل افسروں کے زیر سرپرستی آگے سے دوگنی ترقی پائے گی اور نہایت سرگرمی سے اپنے ملک کی خدمت کریگی۔ ہم خصوصیت سے اپنے لائق و قابل سرپرست جناب ڈاکٹر **نند لعل** صاحب کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ جنہوں نے سوسائٹی ہذا کے ممبروں کو حوصلہ افزا الفاظ کہہ کر ان کے دل بڑھائے اور جناب سید شاہ محمد صاحب بھی ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے وعدہ کیا کہ آپ بار بار سوسائٹی ہذا کے اجلاس میں رونق افروز ہوا کرینگے بعد ازاں مسٹر کندن لعل تھرما نے ایک ٹمپرنس غزل پڑھی۔ اور ہیڈ ماسٹر و سیکنڈ ماسٹر صاحبان کی تقریروں کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ راقم۔ بی بشیر الدین شہباز خاں آزاد سیکرٹری

# اطلاع عام

ناظرین نور افشاں! نور افشاں کی خدمت اور فوائد سے بخوبی واقف ہیں اور اسکی ضرورت کو کما حقہ محسوس کرتے ہیں۔ یہی ایک مسیحی پرچہ ہندوستان بھر میں اردو زبان میں موجود ہے جو قوم کی خدمت اور خداوند کے جلال کیلئے ہر وقت مستعد اور تیار ہے۔ اس جنگ کیوجہ سے اس ملک کے تمام کاروبار میں جو جو رکاوٹیں اور مشکلات پیدا ہو گئی ہیں وہ بھی کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ ایسے آڑے وقت میں کسی اخبار یا رسالہ کا جاری رہنا ناممکن تو نہیں مگر دشوار ضرور ہے۔ اور جہاں دیگر امور میں جنگ کا اثر بڑا بھاری پڑا ہے وہاں اخبارات پر بھی اس سے کچھ کم اثر نہیں پڑا۔ اس گرانی اور مشکلات سے نور افشاں بھی بڑا متاثر ہو رہا ہے۔ ہمارا منشا تو تا حال نہ تھا کہ اس کی قیمت میں کچھ اضافہ کیا جائے۔ مگر کیا کریں زمانہ ایک حال پر رہنے نہیں دیتا۔ کاغذ کی گرانی اور دیگر مصارف کی کمیابی اور لاگت کی زیادتی ہم کو بھی مجبور کر رہی ہے کہ اخبار کی قیمت میں اضافہ کیا جائے اور ضرور کیا جائے۔ لہذا ہم مجبوراً اپنی مسیحی پبلک سے اور اپنے معزز اور مہربان خریداران سے التجا کرتے۔ اور **اعلان عام** دیتے ہیں کہ آئندہ سال سے بجائے ع۸/ دو روپیہ آٹھ آنہ کے سالانہ چندہ نور افشاں کا مبلغ تین روپیہ ہوگا۔ صرف ۸ زیادہ دینا اور سال بھر اخبار سے فیض اٹھانا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ہم تو یہ بھی اضافہ نہ کرتے مگر کیا کریں مجبور ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے خریداران کو اس قدر اضافہ کچھ شاق نہ گذرے گا۔ اور بدستور خریداری کو جاری رکھکر ہمیں احسان مند فرماوینگے ✣

**منیجر اخبار نور افشان۔ لودیانہ**

## ضرورت ہے

کرشنا میڈیکل ہال پشاور شہر کے واسطے ایک لیڈی ڈاکٹر اور ایک دایہ کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ ہوادار رہائشی مکان اور نصف وزٹ فیس لیڈی ڈاکٹر کو چالیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک اور دایہ کو پندرہ سے بیس روپیہ تک دیجاویگی۔ تمام درخواستیں بنام:-

منیجر کرشنا میڈیکل ہال بازار گھنٹہ گھر پشاور شہر آنی چاہئیں۔

## اطلاع

ہمارے پاس اندھوں کی خواندگی کے لئے موتر ٹائپ میں اناجیل کی چند جلدیں موجود ہیں جو ڈاکٹر نیگسن صاحب کے پاس اندھوں کے استعمال کے لئے رکھی ہوئی ہیں۔ جن صاحبان کو اندھوں کی تعلیم کے لئے ان کتابوں کی ضرورت ہے وہ پادری جان اے الگزنڈر صاحب سے سہنس جہوں کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پادری ای ڈی ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام دائیلی برادرز چھپا۔